بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۔ ۹ وفا ۱۳۴۷ ہش ۹ جولائی ۶۸ء	نمبر ۱۵۳

25

اخبار احمدیہ

- ۰ ربوہ ۸ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری اسی طرح چل رہی ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ضروری اطلاع احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں ایک ہفتہ تک بند رہیں گی۔ احباب اس امر کا خیال رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

خطبہ جمعہ

زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہم توحید کامل پر قائم نہیں ہو سکتے

یہ زندہ قدرتیں جن صفات باری کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں ان میں صفت رحیمیت اور رحمانیت خاص اہمیت رکھتی ہیں

اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کے حسن و احسان کے جلووں کو پہچانو اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ احسان ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر وہ خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔"

زندہ خدا کی زندہ طاقتوں کا مشاہدہ

اس پاک وجود کی صفات کے جلووں کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو صفات باری انسان سے تعلق رکھتی ہیں ان کا کامل علم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیا ہے۔ ان صفات میں سے چار امہات الصفات ہیں یعنی بنیادی صفات باری ہیں، جن کا ذکر سورۃ فاتحہ میں آتا ہے۔ رب، رحمٰن، رحیم، اور مالک یوم الدین۔ ان صفات میں سے رحمٰن اور رحیم کے متعلق اس وقت میں مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

صفت رحمٰن کے جلوے

ہمیں دو قسم کے (اصولی طور پر) نظر آتے ہیں۔ ایک وہ احکام و قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اس عالمین میں اس لئے جاری ہوئے کہ انسان کو اس کے نتیجہ میں فائدہ پہنچے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہماری بقا کے لئے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اور ہمارے کسی عمل کے نتیجہ کے طور پر نہیں بلکہ محض

رحمانیت کی صفت کے اظہار کے لئے

ہوا کو پیدا کیا تا کہ ہم سانس لیں اور زندہ رہیں۔ ہماری غذائی احتیاجوں اور ہمارے جسمانی نظام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سورج بنا دیا۔ اور اس کا ایک خاص تعلق زمین سے قائم کیا۔ سورج اور زمین کا باہمی تعلق دن اور رات کو پیدا کرتا ہے اور ہمارے آرام اور ہمارے کام کے سامان اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بارہ مہینے رات ہی رہتی تو انسان اس قسم کی دنیوی ترقیات حاصل نہ کر سکتا۔ جو وہ کر چکا ہے کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا۔ اس لئے بھی کہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روشنی کے ذریعہ

بہت سے کام کئے جاتے ہیں۔ ہماری ترقی میں روشنی یا سورج کی کرنوں کا بڑا دخل ہے۔ مثلاً سائنس کی ترقی میں اس طرح کہ سورج کی کرنوں کے اثر کے نتیجہ میں ہماری زمین میں بہت سی خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں زراعت کا علم ترقی کرتا ہے۔ اور زراعتی علم نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی ترقی کرتا رہے گا۔ اور پھر اگر سردی زیادہ ہو جاتی ہمیشہ اندھیرا رہنے کے باعث تو انسان کے لئے کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا۔ اگر بارہ مہینے سورج ہی نکلا رہتا۔ تو زمین جل کے کوئلہ ہو جاتی۔ اس معنی میں کہ اس کی بہت سی خصوصیات مر جاتیں اور انسان اس سے فائدہ نہ اٹھاتا اور آرام کرنا بھی اس کے لئے مشکل ہو جاتا اور یہ زمین انسانی رہائش کے قابل نہ رہتی اور بے آباد ہوتی۔ پس بے شمار ایسی چیزیں اور ایسی خاصیتیں اور ایسے ستارے جو ہم سے دور ہیں اور ایسے سامان جو اس دنیا میں ہیں اللہ تعالےٰ نے پیدا کئے تاکہ انسان جسمانی اور روحانی لحاظ سے ترقی کر سکے۔ کیونکہ دن کے بعد جو رات آتی ہے وہ قرب الٰہی، مقام محمود کے حصول کے سامان بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر دن ہی ہوتا بارہ مہینے کا تو انسان کے لئے روحانی طور پر مقام محمود تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔

بہرحال یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہماری پیدائش سے پہلے نسل انسانی کی پیدائش سے بھی پہلے رحمٰن خدا نے اپنے کامل علم اور کامل رحمت کے نتیجہ میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔

ایک دوسری قسم کے رحمانیت کے جلوے ہیں

جو روز بروز لحظہ بہ لحظہ، گھڑی بہ گھڑی ہمیں نظر آتے ہیں۔ ان کی طرف میں بعد میں جاؤں گا۔ پہلے میں رحیمیت کو لیتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی صفتِ رحیمیت ہماری تدبیر میں برکت ڈالتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے لطیف پیرایہ میں ہمیں بتایا ہے کہ دعا بھی ایک تدبیر ہے اور جب مادی تدبیر ہم انتہا کو پہنچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مادی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے جو قانون وضع کئے تھے وہ تدبیر تو ہم نے کمال کو پہنچا دی۔ لیکن یہ ایک مومن کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے میرے ربِ رحیم کی ضرورت ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ اے میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال۔ پس ایک مومن کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک دعا اس کا جزوِ لازم نہیں ہوتا

پس رحیمیت کے ساتھ

عاجزانہ پُرسوز دعاؤں کا بڑا گہرا تعلق ہے

اگر یہ نہ ہو تو انسان مشرک بن جائے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ مادی تدبیر کافی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کی کوئی ضرورت نہیں تو وہ مشرک بن گیا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ تو بتایا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں دنیا میں کہ اگرچہ وہ ہم پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہماری معرفت رکھتے ہیں لیکن دنیا کمانے کے لئے جو دنیوی تدابیر وہ اختیار کرتے ہیں۔ ان میں ہم انہیں کامیاب کر دیتے ہیں۔ اور اس ورلی زندگی کا آرام و آسائش انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سعی اور کوشش میں بھی دعا مخفی ہوتی ہے لیکن خدا کا ایک مومن بندہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ اس نے تدبیر کی اور خدا تعالےٰ کی رحیمیت نے اس کی تدبیر کو صرف اس دنیا میں کامیاب کر دیا۔ اور اخروی دنیا میں اس کے لئے اس کے نتیجہ میں کوئی ثواب مقدر نہیں کیا۔ کیونکہ ایک مومن جانتا ہے کہ چونکہ اخروی زندگی یقینی ہے اس لئے ایک تسلسل زندگی کا ہے۔ موت تو ایک پردہ ہے گرا رہتا ہے پھر اٹھ جاتا ہے۔ پھر انسان دوسری دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب تک اسے یہ یقین نہ کہ میری زندگی کا تسلسل خدا کی رحمت کے سائے میں رہے گا۔ اسے حقیقی آرام نہیں حاصل ہو سکتا۔

پس

دعا تدبیر کا ایک لازمی حصّہ ہے

بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ ایک تدبیر ہم مادی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی اشیاء میں اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں، تو اس کا فضل مومن کے شاملِ حال اس رنگ میں ہوتا ہے کہ دنیا میں بھی وہ کامیاب ہوتا ہے اور اخروی زندگی میں بھی۔ لیکن جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ساری کوششیں اسی دنیا میں گم ہو گئیں۔ اور ان کی ساری زندگیاں اسی دنیا کے لئے ہو گئیں، جنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے رب کو بھلا دیا اور اس سے نہ کسی خیر کی امید چاہی اور نہ کوئی خیر انہیں ملی۔ اسی دنیا کی تدبیر کے نتیجہ میں صرف اس دنیا کی کامیابیاں انہیں رحیمیت کے طفیل حاصل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحیمیت کے اس قسم کے جلوے روز ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس بعض خدائے رحیم سے محض دنیا کے فوائد حاصل کرتے ہیں (اس کے وعدہ کے مطابق) بعض وہ بھی ہیں جو اپنے خدائے رحیم سے اس دنیا کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں۔ اور اخروی زندگی کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ اس یقین کامل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لینا ہے اپنے رب سے لینا ہے

خدا تعالےٰ کی

رحمانیت کے جلوے ایک دوسرے رنگ میں

بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ وہ اس طرح پر کہ بعض دفعہ ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے بعض دفعہ کوئی تدبیر سوجھتی ہی نہیں۔ مثلاً ایک مریض ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں ہم صحیح تشخیص پر پہنچے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اس مریض کو کینسر کی بیماری ہے اور جتنی دوائیں اس وقت تک انسان کو اس مرض کے علاج کے لئے معلوم ہیں وہ استعمال کرتے ہیں، ایلوپیتھک بھی۔ طبِ یونانی ہومیوپیتھک بھی اور صدری نسخے بھی لیکن ہر قسم کی دوا دینے کے بعد بھی مرض کو افاقہ نہیں ہوتا۔

ایک ایسا مریض ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے۔ دنیا کے چوٹی کے ڈاکٹر معائنہ کرتے ہیں اور نہیں سمجھ سکتے کہ اس کو مرض کیا ہے۔ مرض کی تشخیص ہی نہیں ہو سکتی۔ ابھی پچھلے دنوں ہمارے ایک احمدی دوست چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جو انگلستان میں ہیں ان کو بخار آنے لگا (پہلے بھی اسی قسم کی بیماری میں وہ مبتلا ہوئے تھے۔ پھر آرام آ گیا اور اب پھر ان کو اسی بیماری کا حملہ ہوا) ہسپتال میں رہے۔ بڑا ترقی یافتہ ملک ہے، بڑے ماہر ڈاکٹر ہیں

بڑے تجربہ کار معالج ہیں

مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہسپتال میں رکھا۔ پتہ نہیں لگتا کہ بیماری کیا ہے۔

اگر بیماری کا پتہ ہی نہ لگے تو علاج کیسے ہو۔ کیا دوا دینی چاہیئے اس کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور اگر دوا کا پتہ نہ لگے تو مادی تدبیر نہیں کی جا سکتی اور رحیمیت کے جلوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رحیمیت کا جلوہ تو وہاں نظر آتا ہے جہاں تدبیر اپنے کمال کو پہنچے۔

پس

بعض دفعہ تدبیر ناکام ہو جاتی ہے

ہر قسم کی تدبیر کی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلتا۔ کئی دوست خط لکھتے ہیں کہ تجارت کرتے ہیں، ہر قسم کے جتن کر دیکھے ہیں، فائدہ نہیں ہوتا جس چیز میں ہاتھ ڈالتے ہیں نقصان ہوتا ہے۔ ہر قسم کی تدبیر کی۔ احمدی تو تدبیر کا ایک لازمی حصہ چونکہ دعا کو بھی سمجھتا ہے اس لئے وہ دعا جو تدبیر کا حصہ بنتی اور مادی تدبیر کی کامیابی کے لئے کی جاتی ہے اور خدا کی صفت رحیمیت کو جوش میں لاتی ہے وہ بھی کی گئی اور ناکام ہو گئی۔ پس انتہائی تدبیر کی کیونکہ مادی تدبیر بھی کی اور اس کے بہتر نتائج کے لئے دعا کی صورت میں روحانی تدبیر بھی کی لیکن نتیجہ سوائے ناکامی کے کچھ نہ نکلا۔ ایسے دوست بہت پریشان ہوتے ہیں۔ اور پریشانی کا باعث یہ بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کی صفت کیوں ہمارے حق میں جوش میں نہیں آتی۔ پس بعض دوست پریشانیاں اٹھاتے ہیں ناکامیوں کا منہ دیکھتے ہیں اور مَیں بھی ان کے لئے پریشان ہوتا ہوں۔ پس اگر تدبیر ناکام ہو جائے یا اگر تدبیر سوجھے ہی نہ ہر دو صورتوں میں

ہمیں خدائے رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے

جس وقت مریض لاعلاج قرار دیدیا جاتا ہے اور مادی تدبیر کو کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے کی گئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر مبرم ہے۔ اُس وقت اگر رحمان کی صفت رحمانیت کے آگے عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے رحمان خدا سے یہ کہا جائے کہ اے ہمارے رب! تو رحیم بھی ہے تُو رحمٰن بھی ہے، ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم تیری صفتِ رحیمیت کا دروازہ کھلوانے میں ناکام ہوئے ہیں اب ہم تیری رحمٰن ہونے کی صفت کے حضور جھکتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ نہ ہمارا کوئی عمل نہ کوئی تدبیر۔ جس طرح تُو نے سورج اور چاند کو تیرے بیشمار ستاروں کو ہماری فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب بھی اپنی رحمانیت کی صفت کا ایک جلوہ دکھا اور یہ کام کر دے۔

تو جب رشتے دار مایوس ہو جاتے ہیں اور طبیب مریض کو لاعلاج قرار دیتا ہے اور وہ دعائیں جو تدبیر کا ہی حصہ ہیں، تدبیر بھی ہیں، وہ بھی قبولیت حاصل نہیں کرتیں اُس وقت اگر ہم رحمان خدا کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو بسا اوقات وہ ہمارے لئے کھولا جاتا ہے۔ ہمارے ربّ نے جس طرح بے شمار چیزیں ہمارے اعمال سے بھی پہلے ہمارے لئے پیدا کر دی تھیں اور ان کو ہماری خدمت میں لگا دیا تھا وہ خدائے رحمان اپنی تمام قدرتوں اور طاقتوں کے ساتھ آج بھی اسیطرح زندہ ہے جس طرح آج سے پہلے تھا۔

غرض جب رحیمیت کا دروازہ نہ کھلے تو
ہمیں رحمانیت کے دروازے پہ جا کے کھڑے ہو جانا چاہیئے

اور یہ عرض کرنا چاہیئے کہ تدبیریں تُو نے پیدا کیں، ان کے استعمال کا ہمیں حکم دیا، تدبیروں کو کمال تک پہنچانے کے لئے تدبیر کا ہی ایک حصہ بنا کر تدبیر کی کامیابی کے لئے دعا کا ہم کو حکم دیا، ہم نے اپنے جتن کئے، ہم کامیاب نہیں ہوئے اس لئے تُو ہمارے لئے اپنی صفتِ رحمانیت کو جوش میں لا اور ہماری ضرورت کو پورا کر جس طرح بے شمار ضرورتیں تُو نے ہمارے بغیر کسی عمل اور استحقاق کے اس سے پہلے پوری کر دیں۔

یہ رحمٰن کا جلوہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب لنڈن نے دیکھا، ڈاکٹروں نے کہا تشخیص نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دے دی۔ بڑا کام کرنیوالے ہیں وہ۔ بڑا وقت دیتے ہیں جماعتی کاموں کے لئے۔ چار پانچ روز ہوئے ان کا خط آیا ہے کہ مَیں اب ہسپتال سے گھر آ گیا ہوں۔ بڑا خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر توفیق دی ہے جماعتی کاموں کے کرنے کی۔ تو ہم نے ان کی وساطت سے اور انہوں نے اپنی ذات میں خدائے رحمٰن کی رحمانیت کا جلوہ دیکھا۔

پس جو دوست مثلاً اپنی تجارت میں ناکام رہتے ہیں۔ اور بعض تو میرے علم میں ایسے بھی ہیں کہ ساری عمر انہوں نے ناکامیوں کا منہ دیکھا ہے ان کو

اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے

کہ وہ اللہ کی صفت رحمانیت کا دَر کھٹکھٹائیں اور اس سے مدد حاصل کریں۔ کیونکہ اگر یہ سچ ہے، اور یقیناً یہ سچ ہے، کہ جو نعمتیں اور جو مفید چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہمارے لئے اور ہماری خدمت کے لئے پیدا کیں ان کا شمار انسان سے نہیں ہو سکتا، تو جس رحمان نے اتنی نعمتیں ہماری کسی خدمت یا ہمارے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ صرف رحمت کے نتیجہ میں پیدا کیں اس کے متعلق ہم یہ بدظنی نہیں کر سکتے کہ ہماری زندگی میں اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو وہ خدائے رحمٰن ہماری مدد کو نہیں آئے گا۔ ہماری پیدائش سے پہلے بھی اس نے ہماری مدد کی ہمارے فائدہ کی سوچتا رہا ہے تو ہماری پیدائش کے بعد وہ کیسے ہمیں دھتکار دے گا۔ اگر ہم واقع میں اپنے دل میں اس کی معرفت رکھتے اور اس کی صفت رحمانیت پر کامل یقین رکھتے ہیں تو یقیناً رحمان خدا کی صفت کا دروازہ ہمارے لئے کھولا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس قسم کی رحمتوں کے سامان ہمارے لئے پیدا کئے جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت صرف پہلے زمانوں سے ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ

ہماری زندگی میں بھی اس کے جلوے نظر آتے ہیں

مَیں نے بعض مثالیں دی ہیں لیکن ہر انسان کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اپنی طرف سے ہر تدبیر کر چکا اور ناکام رہا۔ اس کو اس وقت خدائے رحمٰن کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور جو متوجہ ہوتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ کھولا جاتا ہے اور صفت رحمانیت کے وہ جلوے دیکھتے ہیں۔

پس زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے بغیر ہم توحید کامل پر قائم نہیں ہو سکتے۔ اور زندہ خدا کی زندہ قدرتیں جن صفات سے ظاہر ہوتی ہیں ان میں سے دو صفات رحیمیت اور رحمانیت کی صفات ہیں۔

رحیمیت کی صفت ہم پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سامانوں کو بہترین رنگ میں ہم استعمال کریں اور ساتھ ہی روحانی تدبیر سے بھی کام لیں اور اس طرح اپنی تدبیر کو کمال تک پہنچائیں۔ کیونکہ اگر تدبیر اپنے کمال کو نہ پہنچے تو بے نتیجہ ثابت ہوتی ہے۔

پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدبیر کو انتہاء تک پہنچانا ضروری ہے

عقلاً بھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں بھی۔ جب انسان اس دنیا میں تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں صفت رحیمیت کا وہ جلوہ دیکھتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ دنیادار انسان جو خدا پر یقین نہیں رکھتا وہ رحیمیت کا جلوہ تو دیکھتا ہے مگر وہ بدقسمت اسے پہچانتا نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ مَیں اپنے زور سے کامیاب ہوا۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس کی طرح ہی تدبیر کو اپنی انتہاء تک پہنچایا مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ مثلاً سائنس دان ہیں ایک ایک مسئلہ کے حل کے لئے بعض دفعہ دو دو سَو سائنسدان تحقیق میں لگے ہوتے ہیں اور صرف ایک یا دو اس مسئلے کو حل کر پاتے ہیں اور باقی ناکام رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ تدبیر بظاہر ایک جیسی تھی۔ اب جو دو کامیاب ہوئے یا ایک کامیاب ہوا تو وہ سمجھتا ہے کہ مَیں اپنی تدبیر سے کامیاب ہوا۔ اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ایک سَو ننانوے دوسرے سائنسدان جو ہیں وہ اسی قسم کی تدبیر کرنے کے باوجود ناکام کیسے ہو گئے؟

پس اللہ تعالیٰ بعض پر رحیمیت کا جلوہ ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ جلوہ تو وہ دیکھتے ہیں لیکن صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں۔ روحانی بینائی سے محروم ہیں اس لئے ان جلووں کے باوجود وہ

خدائے رحیم کی معرفت

سے محروم رہ جاتے ہیں۔

رحیمیت کے جلوے جماعت مومنین بھی ہر روز ہی دیکھتی ہے کیونکہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے لئے بیس منٹ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے گھنٹہ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے دو گھنٹے کی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہوا ہے اور بہت سی تدبیریں دن کے ایک حصہ میں ہی کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔ مثلاً عورت نے گھر میں کھانا پکانا ہوتا ہے۔ کوئی ایک گھنٹہ میں کھانا تیار کر لیتی ہے کوئی دو گھنٹہ میں۔ اگر کوئی عورت یہ سمجھے کہ مَیں نے تدبیر کر لی اور کھانا پک گیا۔ اب مجھے اپنے ربّ کی رحمت کی ضرورت نہیں تو ایسی عورت کو سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کبھی اس طرح بھی کرتا ہے کہ جس وقت بڑے شوق اور محنت سے وہ سالن تیار کر چکی ہوتی ہے اور خوش ہوتی ہے کہ میرے بچّوں کو، میرے خاوند کو اچھی غذا مل جائے گی تو ایک بچّہ دوڑتا آتا ہے اور اس کی ٹھوکر سے ساری ہنڈیا چولہے کے اندر گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ تیری تدبیر کافی نہیں۔ میرا فضل جب تک ساتھ نہ ہو انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

کافر اور منکر کہتا ہے یہ حادثہ ہے۔ مومن کہتا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میری تدبیر کے ساتھ شامل نہ ہوئی۔ اس طرح

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق دیتا ہے

کہ جب تک میری رحیمیت کا جلوہ تمہاری تدبیر کے ساتھ نہیں ہو گا تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح ہمیں اپنی زندگیوں میں اپنے ماحول میں بھی یہ نظر آتا ہے کہ کبھی تو تدبیر ہی نہیں سوجھتی کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔ کبھی ساری تدبیریں کر لینے کے بعد بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا اس وقت اپنے بندے کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ میرا فضل اگر تم نے حاصل کرنا ہے تو میری صفتِ رحمانیت کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہو۔ دوسری صفات کا جلوہ مَیں تمہارے لئے نہیں دکھاؤں گا۔ ایسے بندے کو رحمان کی طرف جھکنا چاہیئے اور اس وقت جو دعا ہو گی دراصل تدبیر کا حصّہ نہیں ہو گی کیونکہ یہ دعا مادی تدبیر کی کامیابی کے لئے نہیں بلکہ یہ دعا تو ایک عاجز بندے کے عجز کا اظہار ہے۔ بندہ اس خدائے رحمٰن کے دروازے کے پاس جا کے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رحمان خدا! مَیں نے دعائیں بھی کر لیں مَیں نے تدبیر بھی کر لی مگر ناکامی ہے کہ مجھے چھوڑتی نہیں۔ اب مَیں تیرے پاس آیا ہوں جس طرح تُو نے پہلے رحمانیت کے جلوے مجھے دکھائے اب بھی دکھا!

تو یہ وہ دعا نہیں جو تدبیر کا حصّہ بنتی ہے بلکہ محض عاجزی کا بے بسی کا اظہار ہے کہ تدبیر بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ تدبیر کے نتیجہ خیز ہونے کی دعا بھی ردّ ہو گئی۔ بلا استحقاق دے اے میرے رحمٰن خدا۔ اور بہت ہیں جو اس طرح خدائے رحمٰن کی رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں۔ ہم ہر روز اپنی زندگیوں میں اپنے گھروں میں اپنے ماحول میں اپنی جماعت میں اپنی دنیا میں جس میں ہم اپنی زندگی گزار رہے ہیں رحیمیت اور رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں۔ اور

زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا مشاہدہ

کرتے ہیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلووں کے مشاہدہ کی توفیق اور معرفت عطا کرے وہی لوگ ہیں جو توحیدِ خالص پر قائم ہیں اور حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار اور جاں نثار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی

حقیقی توحید پر قائم کرے

اور محبّت اور پیار۔ حسن اور احسان کے جو جلوے ہمارے سامنے وہ ظاہر کرتا ہے ہم میں سے ہر ایک کو خود ہی توفیق عطا کرے کہ ہم انہیں پہچانیں اور ان سے فائدہ حاصل کریں ٭

درخواستِ دعا

(۱) ۵ر وفا (جولائی) کو کراچی میں میری تایا زاد بہن عزیزہ مبرورہ بنت چوہدری احمد جان صاحب کا اپریشن ہوا ہے۔ اس کے پیٹ میں رسولی تھی احباب مکمل صحت کے لئے اور اپریشن کے بعد کی تکلیفوں سے نجات کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ نیز میری چھوٹی بہن فرزانہ عظمت کا بخار تو تقریباً دو ہفتہ بعد اُتر گیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے اس کی صحت کی بحالی اور والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی صحت یابی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔ نیز بھائی حشمت اللہ کی صحت کمزور ہے اس کے لئے بھی دعا کریں۔

(۲) میری بہن فرخندہ عظمت نے دسویں کا۔ بھائی شاہد احمد نے ایف۔ ایس سی کا۔ ایک بھائی نعمت اللہ نے بی۔ اے کا اور کرامت اللہ نے ایم۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(ڈاکٹر) فہمیدہ عظمت

فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

احادیث النبیؐ

درود شریف اور اس کی فضیلت

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ قُوْلُوْا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔"

(مسلم کتاب الصّلوٰۃ باب الصّلوٰۃ علی النّبیّ صفحہ ۱۵۲/۱-۱ و بخاری صفحہ ۹۳۰/۲)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درود کیسے بھیجیں آپؐ نے فرمایا تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔ اے ہمارے اللہ تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا۔ اے ہمارے اللہ تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ کو برکت عطا کی۔ تُو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

(۲)

"عَنْ فَضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ فِیْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰہَ تَعَالٰی، وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "عَجِلَ ھٰذَا" ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ۔ اَوْ لِغَیْرِہٖ:- "اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ سُبْحَانَہٗ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء صفحہ ۲۰۸/۱)

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سُنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اس پر آپؐ نے فرمایا اس نے جلدبازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے۔ پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسبِ منشاء دعا کرے۔

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجے تھے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

فضیلتِ اسلام

اسلام کا احسانِ عام

28

(رقم فرمودہ حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

اوّل:- توحیدِ الٰہی کو سکھایا اور بتایا خدا ہی متصف بصفات کاملہ اور ہر برائی سے پاک ہے۔ خدا ہی عبادت کے لائق ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ وہ کسی کا باپ۔ نہ ممکن کہ وہ یہود سے مار کھائے۔ نہ ممکن پتھروں میں حلول کرے۔ جورو نہیں رکھتا۔ جو بھگا لے جانے والے سے لڑائی کی اُسے حاجت ہو۔ کلّ شیءٍ کا خالق ہے۔ ارواح اور ذرات عالم اور ان کے خواص اور زمانہ وغیرہ سب اُسی کا بنایا ہوُا ہے۔ وہ پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔

دوم:- تمام مقدسوں کی بے ادبی سے منع کیا اور فرمایا:-

لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ (سورۃ انعام۔ سیپارہ ۷)

اور تم لوگ بُرا نہ کہو جن کو وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا۔ کہ وہ بُرا کہہ بیٹھیں اللہ کو بے ادبی سے بے سمجھ۔

سوم:- کل دنیا میں منذرین کا آنا تسلیم فرمایا اور انصاف سے مذاہب پر کلی انکار نہیں کیا بلکہ تمام انبیاء و رسل پر یقین کرنا اور ان پر ایمان لانا بتایا۔ اور فرمایا:-

اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (سورہ فاطر سیپارہ ۲۲)

کوئی بھی گروہ نہیں مگر ان میں نذیر گزرے۔ (اُمّۃ۔ معلّم خیر)

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(سورہ بقرہ۔ سیپارہ ۱۔ رکوع ۱)

اور جو یقین کرتے ہیں۔ جو کچھ اُترا تجھ پر اور جو اُترا تجھ سے پہلے۔ اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں۔ انہوں نے پائی راہ اپنے ربّ کی۔ اور وہی مراد کو پہنچے۔

چہارم:- کسی نبی کی نسبت طعن نہیں کیا۔ انبیاء کی تعلیم پر کہیں بھی نکتہ چینی نہیں کی بلکہ نصائح کو بدوں طعن و تشنیع بیان کیا ہے۔ مطاعن بیان کرنے میں بالکل سکوت فرمایا۔ یہود اور عیسائیوں کو فرما سکتے تھے۔ تم کن لوگوں کے تابع ہو۔ لوطؑ اور یعقوبؑ۔ داؤدؑ اور سلیمانؑ۔ حسبِ کتب عہد عتیق کیسے تھے۔ بلکہ تمام بزرگان یہود اور مسیح کی عظمت بیان کی۔ برائے نام بھی اُن کے مطاعن کا تذکرہ نہ فرمایا۔ بڑی مدح سرائیاں کیں۔ عیسائیوں آریوں یہودیوں کی عادت ہے۔ کسی کی مذہبی خوبیوں سے چشم پوشی کرکے اُس کے مطاعن بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

عیسائیوں کی مقدسہ کتب میں ایسے ایسے خطرناک حالات انبیاء کے مندرج ہیں جن کے پڑھنے سے اُن بزرگوں کے چال چلن پر حرف آتا ہے۔ اور پھر جب قائل کی حقارت ثابت ہوتی ہے تو اس کے کلمات کی عظمت خاک بھی نہیں رہتی۔ مقدس کتابوں میں اگر لکھا ہو کہ فلاں شخص حسب عام رائے ہمعصروں کے شرابی اور کھاؤ اور بدکاروں کا دوست تھا تو ایسے شخص کی تعلیم پر کیا توجہ ہو گی۔

پنجم:- علم کی ترقی پر بڑی ترغیب دی۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورہ فاطر سیپارہ ۲۲ رکوع ۱۵)

اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے علم والے ہی ڈرتے ہیں۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

(سورۂ مجادلہ سیپارہ ۲۸)

اللہ تم سے ایمان والوں اور علم والوں کے ہی درجات بڑھاتا ہے۔

قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (سورہ زمر سیپارہ ۲۳)

تو کہہ علم والے اور بے علم کیا برابر ہوں گے۔ نہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (سورۂ بنی اسرائیل۔ سیپارہ ۱۵)

تُو کہہ اے میرے رب مجھے علم میں ترقی دے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ (سورۂ بقرہ سیپارہ ۱۔ رکوع ۸)

مَیں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہو جاؤں جاہل۔

تاریخ اسلام

مسلمانوں کی غیر معمولی قربانیاں

جنگ اُحد کا ایک واقعہ ہے جنگ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی ابن کعبؓ کو فرمایا کہ جاؤ اور زخمیوں کو دیکھو۔ وہ دیکھتے ہوئے حضرت سعد بن ربیعؓ کے پاس پہنچے جو سخت زخمی تھے اور آخری سانس لے رہے تھے۔ انہوں نے اُن سے کہا کہ اپنے متعلقین اور اعزّہ کو اگر کوئی پیغام دینا ہو تو مجھے دے دیں۔ حضرت سعدؓ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں منتظر ہی تھا کہ کوئی مسلمان ادھر آئے تو پیغام دوں۔ تم میرے ہاتھ میں ہاتھ دےکر وعدہ کرو کہ میرا پیغام ضرور پہنچا دو گے اور اس کے بعد انہوں نے جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ میرے بھائی مسلمانوں کو میرا سلام پہنچا دینا اور میری قوم اور میرے رشتہ داروں سے کہنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس خدا تعالےٰ کی ایک بہترین امانت ہیں اور ہم اپنی جانوں سے اس امانت کی حفاظت کرتے رہے ہیں اب ہم جاتے ہیں اور اس امانت کی حفاظت تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس کی حفاظت میں کمزوری دکھاؤ دیکھو ایسے وقت جب انسان سمجھتا ہو کہ میں مر رہا ہوں کیا کیا خیالات اس کے دل میں آتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے میری بیوی کا کیا حال ہوگا میرے بچوں کو کون پوچھے گا۔ مگر اس صحابی نے کوئی ایسا پیغام نہ دیا صرف یہی کہا کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتے ہیں تم بھی اسی راستہ سے ہمارے پیچھے آجاؤ۔ ان لوگوں کے اندر یہی ایمان کی طاقت تھی جس سے انہوں نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے۔ قیصر ہر دم حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کسریٰ نے اپنے سپہ سالار کو لکھا کہ اگر تم ان عربوں کو بھی شکست نہیں دے سکتے تو پھر واپس آجاؤ اور گھر میں چوڑیاں پہن کر بیٹھو۔ یہ گوہیں کھانے والے لوگ ہیں ان کو بھی تم نہیں روک سکتے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو آدمی معلوم ہی نہیں ہوتے یہ تو کوئی بلا ہیں یہ تلواروں اور نیزوں کے اوپر کودتے ہوئے آتے ہیں۔

یہ جرأت مردوں پر ہی موقوف نہیں تھی تو ایک ماں کی قربانی پر حیرت آتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی تو کسریٰ میدان جنگ میں ہاتھی لایا۔ اونٹ ہاتھی سے ڈرتا ہے اس لئے وہ انہیں دیکھ کر بھاگتے تھے اور اس طرح مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے آخر ایک دن مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہو آج ہم میدان سے ہٹیں گے نہیں جب تک دشمن کو شکست نہ دے لیں ایک عورت حضرت خنساء اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ پیارے بیٹو تمہارے باپ نے اپنی زندگی میں ساری جائداد تباہ کر دی تھی اور مجھے مجبور کیا کہ میں اپنے بھائی سے کہوں کہ وہ مجھے حصہ دے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گئی۔ اس نے میرا بڑا اعزاز کیا۔ بڑی دعوت کی اور پھر اپنی جائداد میں سے آدھی مجھے بانٹ دی۔ میں وہ لے کر چلی گئی تو تمہارے باپ سے میں نے کہا کہ اب تو آرام سے گزارہ کرو مگر اس نے پھر اسے بھی برباد کر دیا اور پھر مجبور کر کے میرے بھائی کے پاس مجھے بھیجا۔ پھر میں اس کے پاس گئی اس نے پھر میرا اعزاز و احترام کیا اور پھر بقیہ میں سے مجھے آدھی جائداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی اور پھر مجھے مجبور کیا کہ اپنے بھائی سے جاکر حصہ لو۔ چنانچہ میں پھر بھائی کے پاس گئی اور اس نے پھر بقیہ جائداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی اور جب تمہارا باپ مرا تو اس نے کوئی جائداد نہ چھوڑی میں اس وقت جوان تھی تمہارے باپ کی کوئی جائداد نہ تھی پھر اپنی زندگی میں اس نے میرے ساتھ کوئی حسن سلوک بھی نہ کیا تھا۔ اور اگر عرب کے رسم و رواج کے مطابق میں بدکار ہو جاتی تو کوئی اعتراض کی بات نہ تھی مگر میں نے اپنی تمام عمر نیکی سے گزاری۔ اب کل فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ کل کفر اور اسلام میں مقابلہ ہوگا اگر تم فتح حاصل کئے بغیر واپس آئے تو میں خدا تعالےٰ کے حضور کہوں گی کہ میں ان کو اپنا کوئی بھی حق نہیں بخشتی اس طرح اس نے اپنے چاروں بیٹوں کو جنگ میں تیار کر کے بھیج دیا اور پھر گھبرا کر خود جنگل میں چلی گئی اور وہاں تنہائی میں سجدہ میں گر کر اور رو رو کر اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگنے لگی۔ اور دعا یہ کی کہ اے میرے خدا میں نے اپنے چاروں بیٹوں کو دین کی خاطر مرنے کے لئے بھیج دیا ہے لیکن تجھ میں یہ طاقت ہے کہ ان کو زندہ واپس لے آئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایسا فضل کیا کہ مسلمانوں کو فتح بھی ہوگئی اور اس کے چاروں بیٹے بھی زندہ واپس آگئے یہ جرأت اور بہادری ایمان بالآخرۃ ہی کا نتیجہ تھی یہ لوگ سمجھتے تھے کہ دنیا کی نجات اسلام سے وابستہ ہے اور ہم خواہ مارے بھی جائیں تب بھی پرواہ نہیں کیونکہ دنیا بچ جائے گی اور اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ بے شک ایک کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ آج تو اسلام کو کہیں غلبہ حاصل نہیں مگر اس تنزل کے زمانہ میں بھی ان لوگوں کی قربانیوں نے ہی مسلمانوں کو یہ عظمت دی ہوئی ہے کہ اسلام کا نام بوجہ اس کثرت کے جو مسلمانوں کو حاصل ہے دنیا کے تمام لوگ ادب کے ساتھ لینے پر مجبور ہیں۔ یہ رعب مسلمانوں کو کہاں سے حاصل ہوا انہی لوگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہوا ہے جو بسا اوقات فاقہ سے رات کو سوئے اور بسا اوقات فاقہ سے ہی صبح کو اٹھے بسا اوقات اگر ان کی پگڑی پھٹی ہوئی ہوتی تھی تو انہیں پہننے کے لئے دوسری پگڑی نہیں ملتی تھی جوتی پھٹی ہوئی ہوتی تھی تو انہیں پہننے کے لئے دوسری جوتی نہیں ملتی تھی یہ وہی رعب ہے جو تمہارے باپ دادا کی قربانی کے نتیجہ میں تمہیں حاصل ہوا۔ کہتے ہیں نام بڑا ہوتا ہے کام بڑا نہیں ہوتا۔ اب کام عام طور پر مسلمانوں کے چھوٹے ہیں لیکن انہیں نام ایسا حاصل ہوگیا ہے کہ سب لوگ ان سے ڈرتے ہیں۔

(افادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو مکہ کے لوگ ایسے تھے جیسے بچہ دودھ پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ گویا ربوبیت کے محتاج تھے۔ وحشی اور درندوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ماں کی طرح دودھ پلا کر ان کی پرورش کی۔ پھر رحمانیت کا پرتو گیا۔ وہ سامان دیئے کہ جن میں کوشش کو کوئی دخل نہ تھا۔ قرآن کریم جیسی نعمت اور رسول کریمؐ جیسا نمونہ عطا فرمایا۔ پھر رحیمیت کا ظہور بھی دکھلایا۔ کہ جو کوششیں کیں ان پر نتیجے مرتب کئے۔ ... ...

بات دراصل یہ ہے کہ مربی کے قویٰ کا اثر ہوتا ہے جس قدر مربّی قوی التاثیر ہوگا اور کامل ہوگا ویسی ہی اس کی تربیت کا اثر مستحکم اور مضبوط ہوگا۔

یہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپ کے لئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے۔ ...

... ... غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحیمیت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالک یوم الدین کا عملی ظہور صحابہؓ کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور ان کے غیروں میں فرقان رکھ دیا جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں ان کو دی گئی۔" (ملفوظات)

ایک غیر از جماعت دوست کے تاثرات

جو بہاروں سے سجا دیتے ہیں ویرانوں کو

از اکرم سرحندی صاحب

پل پورہ ضلع تھرپارکر میں ایک چھوٹی سی بستی کا نام ہے جو تحصیل نگرپارکر سے تقریباً ۱۵ میل مشرق کی طرف ریت کی لمبی لمبی ویران چٹانوں میں واقع ہے۔ ۵ سال پہلے میں نے اس بستی کو دیکھا تھا وہاں گندگی اور بدبو کے سوا کچھ نہیں تھا۔ میں منہ اندھیرے وہاں پہنچا تھا۔ ہر شے پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ راستہ میں کبھی کبھار کتے بھونکنے لگ جاتے تھے اور یوں فضا میں کچھ ارتعاش پیدا ہو جاتا تھا۔ اس وقت صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ مجھے زور کی پیاس لگی تھی اور وضو کے لئے پانی بھی درکار تھا مگر وہاں تو سب بُت پرست ہندو ہی ہندو نظر آتے تھے۔ پانی مانگتا تو کس سے؟ اس وقت میرے تصور میں بھی بات نہیں آ سکتی تھی کہ کسی روز یہ گندی اور غلیظ بستی جس کو لوگ پل پورہ کہتے ہیں "پھول پورہ" بن جائے گی۔

اکتوبر ۱۹۶۷ء میں جب میں دوبارہ پل پورہ پہنچا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہی پل پورہ جو گندگی اور غلاظت کا مرکز تھا اب پاکیزگی کا مرکز بن چکا ہے۔ جہاں کتوں کی آوازیں آتی تھیں وہاں اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں کانوں سے ٹکرانے لگیں۔ جہاں پینے اور وضو کے لئے پانی تک نصیب نہیں وہاں ایک بڑی کشادہ مسجد تعمیر ہو چکی تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کافی تعداد میں لوگوں کو نماز پڑھتے بھی دیکھا۔ اس کے بعد میں نے اپنے کانوں سے قرآن شریف کی تلاوت سنی۔ میرا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ اور میرے لب پر ظفر وارثی کا یہ شعر آ گیا ؎

جو بہاروں سے سجا دیتے ہیں ویرانوں کو
یاد کرتا ہے زمانہ انہی انسانوں کو

پل پورہ کو بہاروں سے کس نے سجایا؟ یہاں کے بدنصیب انسانوں کو جس سے کوئی ہاتھ ملانا بھی گوارا نہیں کرتا تھا گلے سے لگانے کے قابل کس نے بنایا؟ میرے ضمیر نے ان سوالوں کا مجھے ایک ہی جواب دیا اور وہ یہ کہ اس کارِ خیر میں یوں تو بہت سے دوست شامل ہیں۔ مگر اس کا اصلی سہرا موجودہ امام جماعت احمدیہ کے بھائی صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور ان کے رفقائے کار کے سر ہے۔ جن کے بلند اخلاق وسیع القلبی اور بے داغ کیریکٹر سے یہاں کے لوگ اور خصوصاً پل پورہ کے عوام متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان صاحبان نے جو کارنامے یہاں سرانجام دیئے ہیں وہ پل پورہ کی تاریخ کا ایک ایسا نقش ہے جو کبھی نہیں مٹے گا۔ مسلمانوں کو جب کبھی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ضرورت پڑے گی تو ایسے وجود ہی کارآمد ثابت ہوں گے۔

ان صاحبان نے اپنے کردار، جرأت، استقلال اور خداداد ذہانت سے پل پورہ میں وہ مقام حاصل کیا ہے۔ جس پر سارے مسلمان بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ یہاں یہ بات بتانا بھول گیا ہوں کہ میاں طاہر احمد صاحب اور ان کے رفیق عبدالستار ناصر صاحب نے اسلامی تعلیمات کے فروغ کی جو شمع یہاں روشن کی تھی اس کی روشنی اب پل پورہ کی حدود سے نکل کر آس پاس کی بستیوں میں بھی دکھائی دینے لگی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان صاحبان کے جانشین بھی ان کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ اور اس مہم کو سرد نہ ہونے دیں گے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

27

تقویم ہجری شمسی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم کارنامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مبارک عہدِ خلافت میں خدمتِ اسلام کے جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور نے مسلمانوں کی زندگی سے عیسائیت کے اثرات کو مٹانے اور اسلامی اثرات کو قائم کرنے کے لئے سن عیسوی کی جگہ سن ہجری شمسی کو رائج فرمایا۔ حضور نے محسوس فرمایا کہ تمام دنیوی کاروبار اسلامی قمری مہینوں کی بجائے نظام شمسی کے تحت سن عیسوی میں کیا جاتا ہے۔ لہذا حضور نے نظام شمسی کے تحت ہی سن عیسوی کی بجائے سن ہجری کی تقویم مرتب کرنے کا انتظام فرمایا تاکہ جو لوگ کاروباری سہولت کے پیشِ نظر نظام شمسی ہی کی تقویم اختیار کرنا چاہیں وہ بھی سن عیسوی کی بجائے سن ہجری شمسی کو اختیار کر سکیں جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع ہوتی ہے۔ سن ہجری شمسی کے تحت جو مہینے تجویز کئے گئے۔ ان کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اہم واقعات پر رکھی گئی۔ تقویم ہجری شمسی کے مہینوں کے نام معہ ان کی وجہ تسمیہ کے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ شمسی حساب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر اب ۱۳۴۷ سال گزر چکے ہیں۔ لہذا اس وقت ہجری شمسی سال ۱۳۴۷ ہے۔ احباب جماعت کو نہ صرف خود اس تقویم کو کثرت سے استعمال کرنا چاہیئے بلکہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہیئے تاکہ وہ بھی عیسائیت کے اثرات سے بچ سکیں۔

حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی اداروں کو خاص طور پر تقویم ہجری شمسی کو استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ واضح رہے کہ اس تقویم میں مہینوں کی تاریخیں وہی رہتی ہیں جو سن عیسوی کے مہینوں کی ہیں۔ مگر مہینوں کے نام بدل جاتے ہیں۔

۱۔ صلح (جنوری) — صلح حدیبیہ کی یادگار کے طور پر اس مہینہ کا نام رکھا گیا۔

۲۔ تبلیغ (فروری) — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بادشاہوں کو تبلیغی خطوط بھیجنے کی یادگار ہیں۔

۳۔ امان (مارچ) — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں کو امان دینے کے اعلان کی وجہ سے۔

۴۔ شہادۃ (اپریل) — اس مہینہ میں دشمنان اسلام نے ۷۰ کے قریب اکابر صحابہؓ کو دھوکہ سے لے جا کر شہید کر دیا تھا۔

۵۔ ہجرۃ (مئی) — حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی یادگار میں۔

۶۔ احسان (جون) — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسیران قبیلہ حاتم طائی کو رہا کرانے کی یادگار میں۔

۷۔ وفا (جولائی) — غزوہ ذات الرقاع میں صحابہؓ کے صدق و وفا کا نمونہ دکھانے کی وجہ سے۔

۸۔ ظہور (اگست) — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیرون عرب میں اشاعت اسلام کی بنیاد رکھنے کی یاد میں۔

۹۔ تبوک (ستمبر) — غزوہ تبوک کی یاد میں

۱۰۔ اخاء (اکتوبر) — مہاجرین اور انصار کے درمیان محبت و اخوت قائم کرانے کی یاد میں۔

۱۱۔ نبوت (نومبر) — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا ہونے کی یاد میں۔

۱۲۔ فتح (دسمبر) — فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عفو کا اعلان کرنے کی یاد میں۔

(خورشید احمد)

سیرت صحابہؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیرت الصدیق حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر گامزن ہونے کے باعث مکارم اخلاق کا مجسمہ تھے۔ قلب میں رقت طبیعت میں نرمی تواضع اور خاکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور جاہلیت میں بھی آپ کا دامن کردار مروجہ برائیوں سے تر نہ ہوا بالعموم قائم اللیل اور صائم النہار رہتے تھے۔ نماز کے دوران میں آپ پر بے حد رقت طاری ہو جاتی تھی

شجاعت ایک دفعہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ سب سے بہادر شخص کون ہے؟ سب نے بالاتفاق آپ کا ہی نام لیا فرمایا "نہیں۔ پھر سوچ کر بتاؤ" لوگوں نے عرض کی "ہمیں علم نہیں"۔ فرمایا۔ "سب سے بہادر ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ غزوۂ بدر میں ہم نے رسول اللہؐ کے لئے ایک سائبان بنا کر پوچھا۔ آنحضرتؐ کو کفار کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے یہاں کون رہے گا خدا کی قسم ہم میں سے کوئی شخص آگے بڑھ کر لبیک کہنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ شمشیر برہنہ لے کھڑے ہو گئے اور مشرکین کے حملے کو روکنے کے لئے دیوار آہنی بن گئے"۔

سخاوت آپ انتہا درجے کے سخی تھے رسول کریمؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ "جتنا نفع مجھے ابوبکر صدیقؓ کے مال سے پہنچا ہے۔ اور کسی کے مال سے نہیں پہنچا"۔ یہ سن کر حضرت صدیق اکبرؓ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اسی حالت میں عرض کی۔ "میں کیا اور میرا مال کیا۔ سب کچھ آپ ہی کا صدقہ ہے"۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ نے جنگ تبوک کے چندے کے سلسلے میں فرمایا۔ "آنحضرت نے ہمیں ریختار مال کے لئے حکم دیا۔ تو میں نے اس میدان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے گوئے سبقت لے جانے کا عزم صمیم کرتے ہوئے آدھا مال تصدق کر دیا۔ آنحضرتؐ نے استفسار فرمایا۔ "اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عرض کی "باقی آدھا"۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سارے کا سارا مال لے کر آگئے۔ رسول اللہؐ نے ان سے بھی وہی بات دریافت فرمائی۔ انہوں نے جواب میں عرض کی۔ کہ بیوی بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول کافی ہیں"۔ اس پر میں نے کہا "در حقیقت میں کبھی کسی بات میں بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بازی نہ لے جا سکوں گا"۔

علم و فضل حضرت ابوبکر صدیقؓ زندگی بھر آنحضرتؐ کے فیض صحبت سے مالامال رہنے کے باعث امور شریعت میں سب سے زیادہ باخبر اور اسرار و رموز اسلام کے بہترین نبض شناس تھے قرآن و حدیث، تفسیر فقہ، تمام اسلامی امور میں کامل دسترس رکھتے تھے خصوصاً قرآن فہمی کے اعتبار سے تو صحابہ کرامؓ میں آپ کا کوئی حریف نہ تھا۔ علم نسب میں آپ کا پایہ نہایت بلند تھا علم تعبیر میں یکتا تھے۔

دین کا تحفظ آپ نے دین کی حفاظت کے لئے محکمہ افتاء قائم کر رکھا تھا۔ حدیث کے باب میں نہایت احتیاط اور تحقیق و تدقیق سے کام لیتے تھے۔

قرآن کی تدوین آپ نے کتابی صورت میں قرآن کو مدوّن کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا۔ چونکہ لڑائیوں میں حافظ قرآن صحابہؓ کی کثیر تعداد نے جام شہادت نوش کیا۔ اس لئے حضرت عمرؓ کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں قرآن کا ایک بڑا حصہ ضائع ہی نہ ہو جائے۔ چنانچہ ان کے مشورے اور مسلسل اصرار سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت زیدؓ بن ثابت کاتب وحی نبویؐ کو قرآن جمع کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے نہایت محنت و کاوش سے قرآن کو کتابی صورت میں مدوّن کر دیا۔

معاشرت خلافت سے پہلے آپ کا ذریعۂ معاش تجارت تھا۔ لیکن اس کے بعد گوناگوں اہم ذمہ داریوں کے باعث یہ شغل قائم نہ رہ سکا اور حضرت عمرؓ کے اصرار پر بیت المال سے معمولی گزارے کے لئے روزینہ مقرر کر رکھے ہمہ تن اسلامی اور قومی خدمت کے لئے وقف ہو گئے۔ بیت المال میں جو کچھ آتا اسے غریبوں اور ناداروں میں بانٹ دیتے۔

معاصرین سے

٭ نرالی سیکولرزم ٭ دینداروں کی دنیا

نرالی سیکولرزم

مولانا ابوالحسن علی میاں کی ایک تازہ تقریر سے دینی تعلیمی ہفتہ کے سلسلے میں:-

"میں انگریزوں کا بہت بڑا دشمن ہوں بلکہ ان کو دنیا کی ایک بڑی جرائم پیشہ قوم سمجھتا ہوں۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ان میں بہت سی خوبیاں بھی تھیں انہوں نے تعلیم کا جو نصاب ہمارے ملک کے لئے بنایا تھا۔ اس میں تمام طبقوں کی رعایت تھی۔ اس میں نہ تو عیسائیت کی تعلیم دی جاتی تھی اور نہ ہندو مذہب اور نہ اسلام کی وہ صرف علوم و فنون تاریخ و جغرافیہ ریاضیات معلومات عامہ سے واسطہ رکھتا تھا۔ افسوس ہے کہ اس پہلو میں انگریزوں کی پیروی کرنے کے بجائے ایسا نصاب تعلیم ہندوستان کے تمام طبقوں پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ جو صرف ایک طبقہ کے مذہب اور کلچر کی تبلیغ کرتا ہے اور وہ کسی طرح سیکولر نہیں۔ اس میں مسلمان بچوں کے لئے ایسا مشرکانہ مواد بھر دیا گیا ہے۔ جس کے پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان بچہ مسلمان ہی نہیں باقی رہ سکتا۔ مسلمانوں کے سارے ہی مسائل اپنی اپنی جگہ پر اہم ہیں۔ لیکن یہ دینی تعلیم کا مسئلہ تو سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اسلئے کہ اس مسئلہ میں ان کے ایمان اور آخرت میں نجات کا دارو مدار ہے"۔

مولانا نے جو کچھ فرمایا وہ مبالغہ سے خالی اور عین حقیقت ہے اس درجہ اندھیر کیا معنی۔ اس کے آدھے چوتھائی کا بھی تصور انگریزوں کے زمانے میں نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جو زبان ہم پر مسلط کر دی گئی ہے یعنی ہندی وہ اب کب انگریزی کی طرح سیکولر ہے! انگریزی تو محض ایک علمی کاروباری تہذیبی زبان ہے صحیح معنی میں سیکولر بہ خلاف اسکے ہندی تمامتر ہندو مذہب کے رنگ میں ڈوبی ہندو عقائد اور دیومالاؤں سے رنگی ہوئی۔ ایک مذہبی زبان ہے۔ انہیں کے دعوائے سیکولرزم کے منافی۔

دینداروں کی دنیا

جماعت اسلامی پاکستان کے ایک نقیب کے صفحہ اول پر نمایاں لفظوں میں چھپی ہوئی ہے انتیس عہدۂ صدارت کے لئے امریکہ کے ایک سابق صدر سے ماخوذ و منقول۔

"اس عہدہ کو جو کبھی رونق، تقدس یا تصورات حاصل ہیں وہ دراصل اس قوم سے حاصل ہیں۔ جس نے اس عہدہ کو تخلیق کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔"

"ملک کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو یہ یقین رکھتی ہو کہ قیادت کا اصل سرچشمہ ملک کا ایک ایک مرد و عورت ہے"۔

اور ظاہر ہے کہ اس لمبے اعلانیے میں کہیں وحی آخرت کا آنے پایا ہے۔ اور نہ کہیں خدا اور رسول کا۔ وہی ہر چیز کر تذکرہ جمہوریت کا اور اقتدار قوم و ملک کا!

اور اسی معاشرے کے بعض دوسرے صفحوں پر ذکر پھر اس پرانی شدومد کا ہے قرآن و حدیث کا، احکام خدا اور رسول کا، آخرت مسئولیت کا؟ کیا یہ دونوں دعوتیں ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں؟ یعنی ایک طرف برطانوی یا امریکی یا کسی اور طرز کی جمہوریت اور دوسری طرف حکومت الٰہی اور اقامت دین کی؟ —— کیا فرق ہے اس میں اور اس مسیحی دعوت میں جو اس پر مصر ہے کہ ایک ایک ہی ہے اور تین بھی۔

(صدق جدید لکھنؤ ۳ مئی ۶۸ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وقفِ جدید اور اراکین مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری

تحریک وقفِ جدید ہماری قومی اور ملّی زندگی میں بفضلہ تعالیٰ ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کر رہی ہے ایک اعلیٰ اخلاقی اور روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے اور ساتھ ہی اپنا اعلیٰ عملی نمونہ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم اپنی مالی قربانیوں اور فعالی کردار سے اپنے معاشرہ سے اخلاقی اور مذہبی انحطاط کو دور کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اسلام کی خوشحالی اور سرسبزی کے ایام کو قریب سے قریب تر نہیں لا سکتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ایک اہم شعبہ قیادت وقفِ جدید بھی ہے۔ اس کے ذریعہ ہم انجمن وقفِ جدید کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور ہر رنگ میں اس کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ مبارک تحریک ہے اور ملک کے اندر اسلامی مثالی معاشرہ پیدا کرنے کی جدوجہد میں معروفِ عمل ہے یہ اس وقت تک صحیح معنوں میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہم اپنے مثالی کردار سے یہ ثابت نہ کر دیں۔ کہ ہر احمدی اپنے تن من اور دھن سے اسلام کے جھنڈے کو سربلند رکھنے کی کوشش کر رہا ہے اور حضرت احمدیت اور اس کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ہر جگہ بلند کرنے کی فکر میں ہے۔

ہمیں اپنے اعلیٰ کردار اور مثالی مالی قربانیوں سے پھر اسی روشنی کو آگے سے آگے پھیلانا ہے جو کہ تسلسل سے گذشتہ چودہ سو سال سے قائم و دائم ہے

مجلس انصار اللہ کے فارم ماہانہ رپورٹ میں ایک خانہ "قیادت وقفِ جدید" کا ہے۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو علم ہو سکے کہ متعلقہ مجلس انصار اللہ نے عرصہ زیرِ رپورٹ میں وقفِ جدید کے جہاد میں حصہ لینے کی کیا کوشش کی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں جدوجہد کرنے کے باوجود اگر رپورٹ فارم پُر کرتے وقت "قیادت وقفِ جدید" کے خانہ میں صرف کراس مارک X لگا دیا جائے تو ایسا کرنا یقیناً اپنی تمام کارگزاری پر پانی پھیر دینے کے مترادف ہو گا۔ اور مرکز آپ کی جدوجہد سے بالکل بے خبر رہیگا

آئندہ کے لئے جملہ مجالس اگر اپنی ماہانہ رپورٹ پر کرتے وقت "قیادت وقفِ جدید" کے خانہ کو معین اعداد و شمار کے ساتھ پُر کر کے بھیجا کریں تو زیادہ مفید کام ہو گا۔ اور اس طرح اس کی جدوجہد کی پوری کارگزاری بھی مرکز کے سامنے آ سکے گی۔

اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت پیش آئے تو مرکز کو مطلع فرما دیں۔ آپ سے انشاء اللہ ہر ممکن تعاون کیا جائیگا اور دقت دور کرنے کی کوشش کی جائیگی

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے لحاظ سے جملہ مجالس انصار اللہ کی تعداد کم و بیش ۷۰۰ ہے لیکن باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹیں بھجوانے والی مجالس کی تعداد مذکورہ نسبت سے بہت ہی کم ہے جس کے نتیجہ میں مرکز بقیہ مجالس کی کارگذاری اور جدوجہد سے بالکل بے خبر رہتا ہے جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی کا راستہ دکھانے والا بھی اس کے کرنے والے کے برابر ہی درجہ پاتا ہے۔ اگر کسی مجلس کا نمونہ اور کردار مثالی ہو گا تو یقیناً وہ قابل تقلید بھی ہو گا اور دوسری مجالس کے لئے مشعلِ راہ بھی۔

شہری جماعتوں میں سے عرصہ زیرِ رپورٹ ماہ ہجرت (مئی) میں مجلس انصار اللہ کراچی کی رپورٹ تعلیمی بھی ہے اور ان کی جدوجہد کی آئینہ دار بھی بنتی صرف چندہ وقفِ جدید کا خلاصہ یہ ہے۔ کل وعدہ جات ۳۱۰۱/- روپے ۵۰ پیسے اور کل وصولی ۱۳۱۵/- ۶۷ پیسے

صرف ماہ ہجرت میں حاصل کردہ وعدہ جات ۰۰۰/- ۳۸۲ روپے اور ۱۰۲۳/۰۰ پیسے گویا عرصہ زیرِ رپورٹ میں وعدہ جات اور وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے۔

دیہاتی جماعتوں میں سے چک ۱۶۰ ضلع بہاولپور کی جدوجہد قابلِ ستائش و تقلید ہے کہ اس مجلس کے انصار نے (جو چند احباب ہیں) الحمد للہ دائیگرز میں انجمن وقفِ جدید کے نام پر رقبہ کر دی ہے اور چندہ وقفِ جدید بھی سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری تمام مجالس انصار اللہ کے جملہ اراکین کو اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ علمی اور اخلاقی نمونے پیش کرنے اور وقفِ جدید کے مالی جہاد میں قربانیاں کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عبد اللہ قریشی معاون قائد وقفِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۲۹ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم — (از اکرم سرحدی صاحب)

دل تجھ پہ فدا ہو تو ہو شیدائے نبی بھی
یارب تیرا ہو عشق تمنائے نبی بھی

توحید کے جلوے تو ہیں ہر سمت نظر میں
دکھلا دے خدا عارضِ زیبائے نبی بھی

قدرت کی بہاروں ہی کا احسان نہیں مجھ پر
ہے سایہ فگن دامنِ رعنائے نبی بھی

ہر سانس ہو میری مجھے اِک موجِ بہاراں
دے مجھ کو سہارا کوئی دریائے نبی بھی

اللہ کا تابع تو ہوں ہر حال میں لیکن
کچھ اپنے لبِ پاک سے فرمائے نبی بھی

خالق کی عنایت سے تو مسرور ہوں لیکن
اور لطف و کرم مجھ پہ جو برسائے نبی بھی

جز احمدِ مختار ہے محبوبِ خدا کون؟
یوں آنے کو دنیا میں بہت آئے نبی بھی

ہوشیار ہیں اتنا ہی ہوں مدہوش ہوں جتنا
کیا چیز ہے صہبائے تمنائے نبی بھی

میخانۂ وحدت کا میں وہ رِند ہوں اکرم
ساغر بھی میرے دل میں ہے صہبائے نبی بھی

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧
سرگودہا تا لاہور	٣-٣٠	٤-٣٠	٥-٣٠	٦-٣٠	٧-١٥	٨-٠٠	٨-٤٥	٩-٣٠	١٠-١٥	١١-١٠	١١-٣٠	١٢-١٥ بعد دوپہر	١-٠٠	١-٣٠	٢-١٥	٣-١٥	٥-٠٠
لاہور تا سرگودہا	٣-٠٠	٤-٣٠	٥-٣٠	٦-٣٠	٧-٣٠	٨-١٠	٨-٣٠	٩-٣٠	١١-٣٠	١٢-٠٠	١٢-٣٠ بعد دوپہر	١-٠٠	٢-١٠	٢-٣٠	٣-١٠	٤-١٠	٥-٣٠
لاہور تا گوجرانوالہ	٤-١٥	٩-١٥	٣-٠٠ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا لاہور	٤-١٥	٩-٣٠	١-٤٥ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔

محمد عبد الظفر، منیجر

قابلِ اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے (مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد پراناداخیوٹ**

چندوں کی وصولی کے متعلق ایک غلط طریق کار کی

تصحیح

معلوم ہوا ہے کہ بعض سیکرٹریان مال اصل آمد کے مطابق چندہ وصول کرنے کی بجائے اپنے احباب سے بجٹ کے مطابق رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہیں یہ ایک غلط طریق کار ہے۔ جس کی وجہ سے ایسی جماعتوں کے چندوں کی ترقی رک جاتی ہے۔

. . . .

یہ غلط طریق خاص طور پر دیہاتی (زمیندارہ) جماعتوں میں بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ بجٹ محض ایک اندازہ ہوتا ہے۔ جو صرف مرکز کی راہنمائی کے لئے منگایا جاتا ہے کہ کسی سال میں کم از کم کتنی آمد کی توقع ہو سکتی ہے تا اس کے مطابق مرکز اپنے کام کو پھیلائے۔ اور چونکہ یہ اندازہ قبل از وقت لگایا جاتا ہے اس لئے زمیندارہ اور تاجر پیشہ احباب بجٹ میں صرف اتنی آمد لکھاتے ہیں جس کا حصول یقینی اور قطعی ہو۔ اور ایسا اندازہ لازماً بہت محتاط ہوتا ہے۔ اور عین ممکن ہے بلکہ عموماً یہی لکھا ہوتا ہے۔ کہ اصل آمد پہلی لکھائی ہوئی متوقع آمد سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ پر ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اور احباب کی آمدنیاں تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ پس جو سیکرٹریان مال اصل آمد کی بجائے مجوزہ بجٹ کے مطابق چندہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ چندوں کی آزادی میں بھی روک بن جاتے ہیں۔ اور اپنے احباب کو بھی پورے چندہ کی ادائیگی کے ثواب سے محروم رکھنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور آہستہ آہستہ ان کے احباب کے دلوں سے یہ خیال مٹ جاتا ہے۔ کہ چندہ اصل آمد پر ادا کرنا لازم ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اپنا مرضی سے جتنا چندہ بجٹ میں لکھوا دیں۔ بس اتنی ہی رقم کی ادائیگی واجب ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی جماعتوں کا بجٹ بھی نہیں بڑھتا اور سالہائے سال تک ایک ہی رقم چلی جاتی ہے۔ خواہ اس عرصہ میں ان کے احباب کی آمدنیوں میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ ہو چکا ہو۔

اس کے برخلاف جن جماعتوں کے عہدہ دار اصل آمد پر چندہ کا مطالبہ کرتے ہیں ان کے بجٹ بھی تیزی سے بڑھتے جاتے ہیں اور وصولی بجٹوں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایسی چند جماعتوں کے سال ۱۹۶۰-۶۱ء کے بجٹ اور وصولی کے اعداد و شمار نیچے درج ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ اصل آمد کے مطابق چندوں کا مطالبہ کرنے سے وصولی میں کس طرح ایزادی ہوتی ہے۔

چندہ عام و حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ

نام جماعت	بجٹ	وصولی	بجٹ پر فیصدی ایزادی
۱۔ قمر آباد (ضلع نوابشاہ)	۴۴۹۴	۶۹۰۲	۵۴٪
۲۔ محمد آباد اسٹیٹ (ضلع تھرپارکر)	۱۰۱۸۸	۱۱۵۶۱	۱۳٪
۳۔ دانہ زید کا (ضلع سیالکوٹ)	۱۵۳۶	۲۷۷۱	۸۰٪
۴۔ چک ۱۲۸/۲-R (ضلع بہاولنگر)	۱۳۲۸	۲۱۸۳	۶۴٪
۵۔ چک ۳۶ ب (ضلع لائلپور)	۲۳۸۹	۳۴۰۸	۴۲٪
۶۔ دوالمیال (ضلع جہلم)	۴۶۸۵	۵۵۹۱	۱۹٪
۷۔ آصف آباد خادم (ضلع رحیم یار خان)	۲۱۹۳	۲۷۹۱	۲۷٪
۸۔ کوٹ احمدیاں (ایضاً)	۲۳۶۶	۳۱۶۶	۳۴٪
۹۔ پنڈی بھاگو (ضلع سیالکوٹ)	۱۶۷۹	۲۳۲۰	۳۸٪
۱۰۔ چک ۲۹۳ دوہ (ضلع نوابشاہ)	۲۹۶۳	۳۶۳۲	۲۳٪

یہ صرف چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ بہت سے سیکرٹریان مال اس نکتہ کو سمجھتے ہیں وہ جماعت کے مجموعی چندوں کی ایزادی میں حصہ لینے کا ثواب بھی کماتے ہیں اور اپنے احباب کی ایزادی

۲۲

ہم ایمان کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ پس نظارت بیت المال تمام کارکنان مال سے اپیل کرتی ہے کہ اس خطرناک غلطی سے بچیں اور بجٹ کے مطابق چندہ کا مطالبہ کرنے کی بجائے اصل آمد پر چندہ کا مطالبہ کیا کریں۔ زمیندارہ جماعتوں کو خاص طور پر اس بارہ میں ہوشیار رہنا چاہیئے آجکل گندم کی فصل اٹھائی جا رہی ہے۔

سیکرٹریان مال یہ بات بھول جائیں کہ کسی شخص نے بجٹ میں کیا آمد لکھوائی تھی۔ بلکہ فصل کے مطابق چندہ وصول کریں اور اصل آمد اور بجٹ کی مجوزہ آمد میں جو فرق ہو اس سے نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں تا بجٹ بھی درست کر دیا جائے۔ امید ہے تمام کارکنان مال اس بارہ میں نظارت ہذا سے پورا پورا تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سالانہ ترقی خانۂ خدا کیلئے

جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد بابرکت پر اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۲۱۔ مکرم میاں نور محمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ	۳ — ۰۰
۲۲۔ مکرم ڈاکٹر عبد الوحید صاحب بھکھر ضلع میانوالی	۵ — ۰۰
۲۳۔ مکرم مولوی غلام رسول صاحب معلم اصلاح و ارشاد پریم کوٹ۔ ضلع گوجرانوالہ	۵ — ۰۰
۲۴۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد خاں صاحب لائل پور	۵۰ — ۰۰
۲۵۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب (سابق یوگنڈا) دکان بشیر ربوہ	۶ — ۰۰
۲۶۔ مکرم محمد رفیق صاحب ہیلدار تحریک جدید ربوہ	۱ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نصرت رائٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**

آپ خود بھی ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے

بہترین سرمہ خارش۔ پانی بہنا۔ ناخنہ۔ پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج متعدد جڑی بوٹیوں کا بیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید ہے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حب اٹھرا (المرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا) فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرضِ اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

30

ضروری اعلان

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ یکم جولائی ۱۹۶۸ء سے پوسٹ کارڈ کی قیمت سات پیسے کی بجائے دس پیسے ہو گئی ہے اس لئے احباب کارڈ پر دس پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں۔ کیونکہ کم ٹکٹ لگائے جانے کی وجہ سے پوسٹ کارڈ بیرنگ ہو کر مل رہے ہیں۔ اور دفتر ہذا کا خواہ مخواہ نقصان ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ جملہ احباب اس بات کو نوٹ فرمالیں گے اور آئندہ کوئی بھی کارڈ سات پیسے کے ٹکٹ پر پوسٹ نہیں کریں گے۔ بلکہ اس پر دس پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں گے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بامَوقع قابلِ فروخت قطعہ

محلہ دار العلوم غربی ربوہ کے آبادترین حصہ میں قریباً ڈیڑھ کنال کا کونے کا ایک قطعہ قابلِ فروخت ہے۔ قطعہ کے ایک طرف ساٹھ فٹ کی اور دوسری طرف تیس فٹ کی سڑک ہے، پانی خوشگوار ہے تعلیمی اداروں اور مسجد اقصیٰ سے چند منٹ کے فاصلہ پر ہے مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے عمدہ موقع ہے۔ قیمت کے تصفیہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت یا بالمشافہ بات کریں۔

(ایم۔ اے۔ جلیل۔ معرفت الفضل ربوہ)

چوہدری سید محمد صاحب کہاں ہیں

جہاں بھی ہوں۔ فوری طور پر مجھے ملیں۔ کرایہ آمد و رفت دیا جائے گا۔ بغیر اطلاع دیئے حساب کتاب چھوڑ کر غائب ہو گئے ہیں۔ اگر نوکری چاہیں گے زیادہ تنخواہ دی جائے گی۔

محمد احمد خان۔ دار السلام۔ ربوہ

ضروری اعلان برائے توجہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدہ داران نے انتخابات عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ اب اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینا نئے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے۔ اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔ جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

لہٰذا جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ نمبر ۳۰۱ کے مطابق "جب تک جدید عہدہ داران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔"

امید ہے کہ عہدہ داران مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اعلیٰ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً خاص کوالٹی سوا ساکٹ کمبائنڈ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین۔
(۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیئر تھری پن (۳) ساکٹ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین
(۴) ساکٹ ۵ ایمپیئر ٹو پن پورسلین۔

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ ۲

سرمہ منور والسوف کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سُرمہ نور (رجسٹرڈ)

اطباء ڈاکٹر صاحبان اور عوام الناس کا پسندیدہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ہر جگہ سے طلب فرمائیں ۲/۲۰ پیسے

طاقت کی دوائی

مایوس العلاج کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ... ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے
مکمل کورس ۲۰ روپے۔

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) ٹرنک بازار سیالکوٹ

تریاقِ جگر

جگر کے بار مزمن جن کی خرابی سے کمزوری اور خون کی کمی پیدا ہوتی ہے ان کو ٹھیک کرنے کے لئے نہایت موثر دوا۔ معدہ کی تقویت کے لئے بے نظیر ہے۔ خون کثرت سے پیدا اور چہرہ شاداب ہوتا ہے۔ قیمت ۶۰ خوراک ۵/- روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، بیڈ کور۔ فرشی دریاں، کھیس، تولئے، جائے نماز۔ خوراک اور بچوں کے کپڑے مل سکتے ہیں
وسیم پیسٹری ہاؤس
چک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

بچوں کا سوکھا پن

کمزوری۔ بدہضمی۔ دستوں، قے۔ دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے
بی۔ ٹی۔ ٹانک ایک بے مثال دوا ہے
بڑی شیشی ۳/- چھوٹی شیشی ۱/۴۵
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
کیمیو ہومیو پیتھی کمپنی رجسٹرڈ شاہراہ قائد اعظم لاہور

قرآنی حقائق بیان کرنے والا

ماہنامہ الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپے ہے

(مینیجر الفرقان ربوہ)

مکان برائے فروخت

ایک نہایت باموقع کوٹھی نما مکان جو کہ سٹیشن کے بالکل سامنے اور ۶۰ فٹ چوڑی سڑک پر واقع ہے

قابلِ فروخت ہے

پانی بہت اچھا ہے خواہشمند احباب خاکسار سے یا میسرز شاہد کلاتھ ہاؤس رحمت بازار ربوہ سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم کریں۔

خاکسار حمید الدین، دفتر الفضل ربوہ

مشتہرین کرام سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ پانچ چھ ماہ سے متواتر بیمار چلی آرہی ہیں کافی علاج کرانے کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ لہٰذا جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (مرزا نصر اللہ بیگ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے۔ نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم وفا تا ۷ ر وفا ۱۳۴۷ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں تین ہفتہ قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۳ ر وفا (جولائی) کو ۹ بجے شب مری سے بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ یہاں گرمی کی شدت کے نسبتاً زیادہ ہونے کے باعث حضور کی طبیعت آج کل ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ ر احسان (جون) کو مسجد کلڈنہ مری میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے پون گھنٹہ تک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ غلبہ اسلام کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کے لئے تسبیح و تحمید کے علاوہ کثرت سے استغفار کیا کریں۔ حضور نے لازمی قرار دیا کہ جماعت کے تمام مرد اور تمام خواتین جن کی عمر ۲۵ سال سے اوپر ہے وہ دن میں کم از کم ستر بار، جن کی عمر ۲۵ سال اور ۱۵ سال کے درمیان ہے وہ دن میں کم از کم ۳۳ بار، جن کی عمر ۱۵ اور ۷ سال کے درمیان ہے وہ دن میں کم از کم گیارہ بار اور چھوٹے بچے جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے وہ روزانہ کم از کم تین بار استغفار کیا کریں۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ نے ناسازی طبع کے باوجود ۵ ر وفا (جولائی) کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اولاً تو اپنی صحت کاملہ و عاجلہ اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ پھر حضور نے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء اور طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں پورے خلوص نیت سے قرآنی علوم سیکھنے کی تلقین فرمائی نیز نصیحت فرمائی کہ وہ قرآنی علوم سیکھنے میں تدبیر اور دعا دونوں سے کام لینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اور مرکز سلسلہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے کونوا مع الصادقین پر عمل کریں۔

۴۔ یکم وفا کو مسجد مبارک ربوہ میں ۷ بجے صبح فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں کلاس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا سے کیا۔ اس کلاس میں مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے ساڑھے چار صد سے زائد طلباء اور طالبات شرکت کر رہی ہیں۔ کلاس ایک ماہ تک جاری رہے گی۔

۵۔ ۴ ر وفا (جولائی) بروز جمعرات ساڑھے چھ بجے شام ربوہ میں محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید اور محترمہ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی صاحبزادی سیدہ امۃ البصیر بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کی شادی میر داؤد احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ڈائریکٹر آف انویسٹیگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کے ساتھ ہوئی ہے۔ صاحبزادی امۃ البصیر بیگم سلمہا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت پروفیسر سید علی احمد صاحب مرحوم آف بھاگلپور کی پوتی ہیں۔ میر داؤد احمد صاحب سلمہ خود بھی کالنز گو لو ریڈو سٹیٹ یونیورسٹی امریکہ میں ایم ایس سی کرنے کے بعد آج کل پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور رخصت پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پہلے نکاح کا ۵۰۰۰ (پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر) اعلان فرمایا اور پھر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور سے دعائیں کریں۔

۶۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ ر ماہ وفا (جولائی) بروز اتوار مسجد مبارک میں نماز مغرب سے قبل قریباً ایک گھنٹہ تک فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلبہ سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کے دوران حضور نے طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ اگر آپ روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے قرب الٰہی کی منازل طے کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن مجید کی اس تفسیر سے اور ان قرآنی علوم سے استفادہ کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں ملے ہیں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض برابر جاری ہیں۔ اور قیامت تک جاری رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان فیوض پر بند باندھ کر ان کی نہریں جاری کر دی ہیں۔ اور پہلے جہاں جہاں یہ فیوض نہیں پہنچ رہے تھے وہاں بھی انہیں پہنچانے کا سامان کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں فیضان کے نتیجہ میں جو قرآنی علوم ہمیں عطا کئے ہیں وہ ختم ہونے والے نہیں ہیں وہ علوم اور ان کی زندہ تاثیرات ہمیشہ ہمیش چلتی چلی جائیں گی۔ اور ہر زمانہ میں دنیا ان سے فیضیاب ہوتی چلی جائے گی مثال کے طور پر حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات اور ارشادات کی روشنی میں قرآن مجید کی آیت

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ اس دعوے کے ثبوت میں کہ اسلام کی روحانی تاثیرات اور انوار و برکات جاری و ساری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وجود کو پیش کیا اور تمام دوسرے مذاہب کو نشان نمائی میں مقابلہ کی دعوت دی۔ یہ دعوت مقابلہ حضور علیہ السلام کے خلفاء کی طرف سے آپ کے وصال کے بعد بھی جاری رہی اور جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام کی روحانی تاثیرات اور انوار و برکات دکھانے کے لئے میں کھڑا ہوں دوسرے مذاہب کا کوئی پیرو مقابل پر آ کر دیکھ لے حضور نے اس ضمن میں انگلستان کے لاٹ پادریوں کو مقابلہ کی حالیہ دعوت اور ان کی طرف سے عجز کے اظہار نیز متعدد دوسرے تازہ بتازہ نہایت ہی ایمان افروز نشانوں کا ذکر فرمایا۔

محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ——— نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ صدر شعبہ ریاضی تعلیم الاسلام کالج محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم اے ۶ ر ماہ وفا ۱۳۴۷ہش مطابق ۶ ر جولائی ۱۹۶۸ء ساڑھے چھ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۷ ر وفا بروز اتوار صبح ۶ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف اور طلبہ نیز دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور دوسرے احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی فخر الدین صاحب آف میانی ضلع سرگودھا کے فرزند اور محترم مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم سابق انچارج شعبہ زود نویسی کے برادر اصغر تھے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں خدمات سلسلہ بجا لانے کی غیر معمولی توفیق ملی اور آپ نے ساری زندگی ہی خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ میں بسر کی۔ بی اے پاس کرنے کے بعد آپ نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۶ء میں آپ کو پہلے انگلستان بھجوایا اور پھر وہاں سے آپ کو ہنگری بھیجا گیا۔ جہاں آپ نے کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ ہنگری سے واپس آنے کے بعد آپ نے بی ٹی کا امتحان پاس کیا اور آپ کو بطور ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ جہاں آپ نے بارہ سال تک خدمات انجام دیں۔ اسی دوران میں آپ نے ریاضی میں ایم اے پاس کیا چنانچہ ۱۹۵۴ء میں آپ کی خدمات تعلیم الاسلام کالج میں بحیثیت پروفیسر ریاضی منتقل کر دی گئیں جہاں آپ تادم وفات صدر شعبہ ریاضی کی حیثیت سے خدمات بجا لاتے رہے اس عرصہ میں آپ کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بطور قائد خدمات بجا لانے کی بھی توفیق ملی چنانچہ آپ مختلف اوقات میں قائد تعلیم، قائد مال اور قائد وقف جدید کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ہومیوپیتھک طریق علاج میں بھی آپ کو اچھی خاصی دسترس حاصل تھی چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق کا فریضہ ادا کرنے کی بھی بہت توفیق ملی۔

چار صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے آپ کی یادگار ہیں بڑے فرزند زکریا داؤد صاحب فلائنگ آفیسر ہیں باقی سب بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ناصر صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد لطیف کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴